نوحہ سکینہ

تنویرؔ نگروری، لکھنؤ

سکینہ چچا سے یہ کرتی ہے شکوا، میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے
یہاں تک کہ ہوتا رہا قتل بابا، میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے

کبھی تم خفا مجھ سے ہوتے نہیں تھے، مرے اک اشارہ پہ آجاتے تھے تم
بس اتنا بتا دو کہ تھا ماجرا کیا، میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے

بھتیجی سے اپنی بہت تھی محبت، یہ وقتِ مصیبت مدد کو نہ آئے
بہت تم پہ غمّو تھا مجھ کو بھرسا، میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے

میں بے چین خیمے میں سہمی کھڑی تھی، مرے چھینے جاتے رہے گوشوارے
ستم گر لگاتے رہے تازیانا، میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے

لگادی گئی آگ خیموں میں میرے مری سمت شعلے بڑھے آرہے تھے
چچا میرا جلنے لگا تھا یہ کرتا، میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے

قیامت کا ایسا بھی اک وقت آیا، کہ سر سے لعینوں نے چادر بھی چھینی
مری مائیں پھوپھیاں ہوئیں سر برہنا، میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے

یتیمی میں شفقت کے بدلے ملا کیا، لگے تازیانے، طمانچے بھی کھائے
نکلتا رہا خواہشوں کا جنازا، میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے

گراں طوق و زنجیر و بیڑی پنہا کر پھراتے ہیں بیمار بھائی کو در در
تھا دشوار بستر سے بھی جس کا اٹھنا، میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے

وہ شام غریباں، وہ سنسان جنگل، غریبوں کا لیکن نہ تھا کوئی وارث
پھوپھی میری ایسے میں دیتی تھی پہرا میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے

نگاہیں جمی تھیں مری سوئے دریا، ستم پر ستم ڈھا رہے تھے ستمگر
محبت کا تھا کیا یہی بس تقاضا میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے

کنیزی میں اپنی طلب کر رہا تھا، لعیں مجھ کو لاچار و بے کس سمجھ کر
بصد یاس تکتی رہی سوئے دریا، میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے

فغاں سن کے تنویرؔ غازی کا لاشہ لرز جاتا ہوگا تڑپ جاتا ہوگا
بلک کر یہ جب کہتی ہوگی سکینہؑ، میں آواز دیتی رہی تم نہ آئے

نوحہ

تذہیبؔ نگروری، لکھنؤ

دشت میں سبطِ پیمبر روئے ہیں
اپنی مظلومی پہ سرور روئے ہیں

سن کے بچوں کی صدائے العطش
قاسمؑ و عباسؑ و اکبرؑ روئے ہیں

مسکرائے ظلم پر اصغرؑ ضرور
ہاں مگر حالِ پدر پر روئے ہیں

زخم کھاکر مسکراتے ہیں حسینؑ
جب کہ پہلو میں پیمبرؐ روئے ہیں

شمر کو کیوں کہہ رہے ہو سنگ دل
شہ کی مظلومی پہ پتھر روئے ہیں

سینۂ اکبرؑ سے نیزہ کھینچ کر
بے کسی پر اپنی سرورؑ روئے ہیں

وقت رخصت دیکھ کر زینبؑ کا حال
پھوٹ کر سبطِ پیمبرؐ روئے ہیں

درد پر بچی کے، آنسو خون کے
ٹوٹ کر کانوں کے گوہر روئے ہیں

مر گئی بالی سکینہؑ قید میں
آسماں والے زمیں پر روئے ہیں

کربلا کی یاد میں تذہیبؔ ہم
روتے ہیں روئیں گے اکثر روئے ہیں